

20501 - حاجی کے لیے سلعے ہوئے کپڑے پہننا کیوں حرام ہیں

سوال

اللہ تعالیٰ نے حجاج کرام پرسلعے ہوئے کپڑے پہننا کیوں حرام کیا ہے ، اوراس میں کیا حکمت ہے ؟

پسنیدہ جواب

الحمد لله.

اول :

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مکلف اورحج کی استطاعت رکھنے والے پرعمر بھر میں ایک بارفريضه حج کی ادائگی فرض کی ہے ، اوراسے دین اسلام کا ایک رکن قرار دیا ہے ، جوکہ دین میں معلوم بالضرورة ہے ، لہذا مسلمان پرضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اوراس کے حکم پرعمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ کی ادائگی کرے اوراس سے اجر وثواب کی امید رکھے اوراس کے سزاوعقاب سے خوفزدہ ہو ۔

اوراس کے ساتھ اس یا یہ اعتقاد ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام افعال اوراپنی تشریح میں حکمت والا ہے ، وہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان اوررحم کرنے والا ہے لہذا وہ جو بھی ان کے لیے مشروع کرتا ہے اس میں ان کے لیے کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے ، اوراس کا دنیا و آخرت میں عمومی نفع بھی انہیں ہی پہنچتا ہے ، لہذا تشریح اورقوانین بنانے ہمارے مالک ورحیم اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اوربندے کا کام تو یہ ہے کہ وہ انہیں تسلیم کرتا ہوا اس کی متابعت واطاعت کرے ۔

دوم :

حج وعمرہ میں سلعے ہوئے کپڑے نہ پہننے مشروع کرنے میں بہت ساری حکمتیں پنہاں ہیں جن میں سے چندایک ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں :

روزقیامت لوگوں کے اٹھائے جانے کے حال کی یاد دہانی ، لہذا سب لوگ روزقیامت اٹھائے جائینگے تونگے پاؤں اورننگے جسم ہونگے اوربعد میں انہیں کپڑے پہنائے جائینگے ۔

اورآخرت میں حالات کی یاددہانی میں بہت ساری وعظ ونصیحت اورعبرتیں پائی جاتی ہیں جن میں سے چندایک یہ ہیں

نفس کو نیچا کرنا ، اور اسے تواضع وانکساری کے وجوب کا احساس اور شعور دلانا ، اور تکبر و غرور کی میل کچیل سے اس کی تطہیر و صفائی کرنا ۔

اور یہ بھی ہے کہ : نفس کو ایک دوسرے کے قریب رہنے اور مساوات و برابری کی اصلیت کا احساس دلانا ، اور ناپسندیدہ آسائش و خوشحالی سے دور رہنا ، اور فقر آہ مساکین کی غمخواری اور خیال رکھنا وغیرہ شامل ہے ، اس کے علاوہ بھی مقاصد حج اس کیفیت پر جو اللہ تعالیٰ نے مشروع کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیان کیا ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے ۔

اللجنة الدائمة للبحوث العلیمة والافتاء ۔

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة (11 / 179) ۔

(* تنبیہ :

سلے ہوئے سے مراد یہ نہیں کہ جس میں بھی سلائی کی گئی ہو بلکہ مخیط یا سلائی کیے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ : وہ کپڑا یا لباس جو جسم کے اعضاء کے مطابق بنایا گیا ہو مثلاً :

جیکٹ ، - جو کہ بازوؤں اور سینہ کے مطابق بنائی گئی ہے ۔

سلوار یا پاجامہ - جو دونوں ٹانگوں کے مطابق بنائی گئی ہے ۔

موزے یا جرابیں - دونوں پاؤں کے مطابق بنائی گئی ہیں ۔

عورت کے لیے دستانے : دونوں ہتھیلیوں کے مطابق بنائے گئے ہیں ۔

تو اس بنا پر وہ گھڑی جس میں سلائی ہو پہنی جائز ہے ، اور اسی طرح جوتے جس میں سلائی ہو پہننے جائز ہیں ،

اور وہ بیلٹ جس میں سلائی ہو بانڈھنی جائز ہے ۔۔ الخ) ۔

واللہ اعلم ۔